www.KitaboSunnat.com

الکتاب والحکمۃ نواب صدیق حسن خانؒ

انسائیکلوپیڈیا آف قرآن

ترجمان القرآن

برصغیر میں نواب صدیق حسن خان ان ممتاز علمی شخصیات میں سے ہیں جو عرب و عجم کا سرمایہ افتخار ہیں دنیا کی کوئی اہم لائبریری آپ کی تالیفات سے خالی نہیں، آپ کی تفسیری خدمات میں عربی تفسیر "فتح البیان فی مقاصد القرآن" کے علاوہ "ترجمان القرآن" جیسی جامع اور مفصل اردو تفسیر بھی ہے. جسے بجا طور پر قرآنی علوم کا "انسائیکلوپیڈیا" کہا جا سکتا ہے. یہ عظیم کتاب تقریباً ناپید ہو رہی تھی. غالباً پاک و ہند کے معدودے چند مکتبات ہی اس سے مزین ہوں گے. یہ کتاب باریک رسم الخط کے بڑے سائز میں سولہ ۱۶ ضخیم جلدوں میں شائع ہوئی تھی. جس کی اردو بھی اب پرانی ہو چکی ہے.

آجکل تفسیر اور قرآنی علوم و خدمات عموماً فلسفہ زدگی کا شکار ہیں اور قرآن پر زیادتی یہ ہو رہی ہے کہ جاہلیت قدیمہ اور جدیدہ سے ماخوذ من پسند افکار و نظریات کو ہی قرآنی نظاموں کا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام دے کر تحریکیں چلانے کا فیشن بن رہا ہے۔ ان حالات میں سلفی انداز کی ایسی تفسیر کا وجود جو جملہ اہم تفسیری مباحث کی جامع ہو ایک بڑی نعمت ہے، لیکن "ترجمان القرآن" مذکورہ بالا خوبیوں کی حامل ہونے کے باوصف زبان و بیان میں جدت کی متقاضی تھی چنانچہ اس "دائرۃ المعارف" کو نئے سرے سے ایڈٹ کرنے کا عزم ہمارے احباب کی ایک جماعت اہل علم نے کیا ہے۔ جن میں انجنیئرنگ یونیورسٹی کے شعبہ اسلامیات کے پروفیسر چوہدری عبدالحفیظ، پروفیسر حافظ محمد اسرائیل فاروقی اور پروفیسر ملک ظفر اقبال پیش پیش ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہمت و فرصت عطا فرمائے کہ وہ اپنے مشن کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی سعادت سے بہرہ ور ہوں۔ آمین

ماہنامہ "محدث" میں اس کا آغاز تفسیر کے مقدمہ سے ہو رہا ہے اور ان شاء اللہ یہی سلسلہ اشاعت "الکتاب والحکمۃ" کے مستقل عنوان سے چلتا رہیگا۔

(ادارہ)

خانوادۂ ولی اللہی کی فکری و عملی تحریک کے حاملوں اور قرآن و حدیث سے شغف رکھنے والی جماعت کے وارثوں میں نواب صدیق حسن خاں صاحب رح کا نام اور کام بہت اونچا ہے۔ شرق و غرب میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کے علم و فضل کا ڈنکا بجتا رہا۔ عرب و عجم آپ کی غزارۂ علمی کے معترف ہیں۔ آپ نے عربی، فارسی اور اردو میں دو سو بائیس ۲۲۲ کتابیں تصنیف کیں۔ یہ اللہ کا آپ پر خاص فضل و کرم تھا کہ دینِ اسلام کے مختلف پہلوؤں تفسیر، حدیث، عقائد، فقہ، سیاست، تاریخ و سیر، مناقب، علوم و ادب اور اخلاق پر آپ نے بڑی فاضلانہ کتابوں کا بڑا گراں مایہ ذخیرہ چھوڑا ہے۔ ان کتابوں پر عرب و عجم کے علماء، فقہاء اور محدثین نے زوردار تبصرے لکھے اور نواب صاحب کی اس خدمت کو زبردست خراجِ عقیدت پیش کیا۔ ان سب کتابوں کی فہرست سلیم فارس آفندی بن احمد فارس صاحب نگران مدیر جریدہ "الجوائب" نے "قرۃ الاعیان ومسرۃ الاذہان" کے نام سے شائع کی تھی۔ ۲۰ ربیع الاول ۱۲۹۰ھ کو خلیفۃ المسلمین سلطان عبدالحمید غازی نے "فرمانِ جلالت نشان" مع "تمغہ مجیدی" نواب صاحبؒ کو عطا کیا۔ پھر سید خیر الدین پاشا صدر اعظم دار الخلافہ اسلامیہ (ترکی) نے مؤرخہ ۱۸ ربیع الاول ۱۲۹۶ھ کو نواب صاحبؒ کو، آپ کی دینی اور اسلامی خدمات کے اعتراف کے طور پر "خطِ عظمت" عطا کیا۔[1]

تصنیفات کی یہ کثرت برِصغیر کے بہت کم علماء کو نصیب ہوئی۔ زندگی کا کوئی پہلو ایسا نظر نہیں آتا، جس پر نواب صاحبؒ نے خامہ فرسائی نہ کی ہو۔ موضوعات کے تنوع اور دو سو بائیس ۲۲۲ کتابوں کی یہ قوسِ قزح اپنی بوقلمونی کے اعتبار سے آج بھی اپنا جواب نہیں رکھتی۔ نواب صاحبؒ ایک بحرِ ناپیدا کنار تھے۔ علم و ادب اور فصاحت و بلاغت کے دریا بہاتے چلے جاتے تھے۔ ذہانت و فطانت کا ایک پیکر، علم و عمل کا ایک سراپا، منبع رشد و ہدایت اور اس منبعِ فیض سے قرآن و حدیث کی ندیاں رواں ہوتی تھیں۔ نواب صاحبؒ نابغۂ روزگار ہستی تھے، علم و عمل کے اعتبار سے انہیں برصغیر کا ابن تیمیہؒ کہا جائے تو یہ کوئی مبالغہ آرائی نہ ہوگی۔ صرف قرآنِ مجید کی تفسیر، علمِ تفسیر اور اصولِ تفسیر کے حوالے سے نواب صدیق حسن خاں صاحبؒ کے کارناموں پر طائرانہ سی نگاہ ڈالیں تو انسان حیرت و استعجاب

[1] تراجم علمائے اہلحدیث ہند ص ۲۴۶

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے دریا میں ڈوب جاتا ہے تصنیف وتالیف کا اتنا بڑا ذخیرہ یہ کسی ایک انسان کا کام ہو سکتا ہے ؟ دراصل وہ اپنی ذات میں ایک انجمن تھے۔ ان کی عربی تفسیر سات ضخیم جلدوں پر محیط ہے جو قرآن وسنت کا سیل رواں ہے۔ عربی زبان پر مکمل عبور، زبان وادب کی چاشنی، فقہی مسائل پر نپی تلی رائے اور علم وفضل کا ایک ذخیرہ۔ یہ اندازہ لگانا مشکل نظر آتا ہے کہ "فتح البیان" کا مصنف ایک عجمی النسل ہے۔ فارسی زبان میں "اکسیر فی اصول تفسیر" اصولِ تفسیر کے فن اور طبقاتِ مفسرین پر ایک نایاب کتاب ہے۔ ڈاکٹر محمد حسین ذہبی کی "التفسیر والمفسرون" پڑھنے والے اگر نواب صاحبؒ کی "الاکسیر" پر نظر ڈالیں تو وہ حیران رہ جائیں گے کہ نواب صدیق حسن خاں صاحبؒ نے آج سے ایک صدی پیشتر یہ کتاب مرتب کی، جس میں تیرہ سو ۱۳۰۰ تفاسیر کا ذکر موجود ہے۔

قرآنِ مجید کے ناسخ ومنسوخ پر فقہاء، محدثین کا اختلاف رہا ہے۔ کسی نے کہا کل چار آیتیں ہیں۔ کسی نے کافی زیادہ بتائیں۔ نواب صدیق حسنؒ نے "افادۃ الشیوخ بمقدار الناسخ والمنسوخ" کے نام سے ناسخ ومنسوخ پر مبسوط اور عالمانہ کتاب مرتب کی ہے۔ صحابہ کرامؓ سے لے کر تابعین، تبع تابعین اور ائمہ کرام تک تمام آراء اور ادلّہ جمع کر دی ہیں۔ قرآن کے طالب علموں کے لیے ایک بے بہا اور نایاب تحفہ ہے۔ قرآنِ مجید میں "آیات الأحکام" کے سلسلے میں بھی تعداد کی کمی بیشی کا اختلاف اہل علم میں موجود رہا ہے۔ نواب صاحبؒ نے لکھا ہے:

> "حافظ ابن الوزیرؒ نے لکھا ہے کہ جن آیاتِ احکام کا حفظ رکھنا ایک مجتہدِ مطلق کے لیے ضروری ہے وہ ایک سو تینتیس ۱۳۳ ہیں۔ پس میں نے ان آیات کی تفسیر عربی زبان میں لکھی ہے جس کا نام "نیل المرام" ہے۔"[1]

"نیل المرام فی تفسیر آیات الأحکام" کے نام سے جو تفسیر نواب صاحبؒ نے لکھی ہے آج کے مفسرین محمد علی الصابونی (صاحب تفسیر آیات الأحکام) وغیرہم،

---

[1] ترجمان القرآن ص ۱۷۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نواب صاحبؒ کے خوشہ چین نظر آتے ہیں۔

سورۃ الفاتحۃ کو قرآن مجید میں جو مقام حاصل ہے۔ اس بنیاد پر سورۂ فاتحہ کی بے شمار الگ تفاسیر بھی لکھی گئیں۔ نواب صاحبؒ نے "تفسیر الکل بتفسیر الفاتحۃ والکل" لکھ کر قرآنِ مجید کے اِس جوہر کی فضیلت کا حق ادا کیا ہے۔ نواب صاحبؒ لکھتے ہیں:

> "حسن بصریؒ نے کہا: اللہ نے ایک سو چار (۱۰۴) کتابیں اتاری ہیں۔ ان سب کتابوں کا علم اِن چار کتابوں (تورات، زبور، انجیل، فرقان) میں موجود ہے۔ پھر پہلی تین کتابوں کا سارا علم فرقان میں ہے۔ فرقان کا سارا علم مفصل سورتوں میں ہے، مفصل صورتوں کا سارا علم "فاتحۃ الکتاب" میں جمع کر دیا گیا ہے۔ جس نے سورۂ فاتحہ کی تفسیر جان لی اس نے گویا سب آسمانی کتابوں کا علم حاصل کر لیا۔"[1]

یہ کتاب نظر سے نہیں گزری۔ کچھ کہنا فی الحال محال ہے۔

یہاں نہ تو نواب صدیق حسن خاں صاحبؒ کی شخصیت زیرِبحث ہے اور نہ ہی ان کے علمی کارناموں پر کوئی مفصل مضمون پیشِ نظر ہے۔ اس وقت پیشِ نظر صرف اور صرف نواب صاحبؒ کی اردو تفسیر کا مختصر سا تعارف ہے۔ "تراجم علمائے حدیث ہند" میں ملک ابو یحییٰ امام خان نوشہرویؒ نے لکھا ہے کہ یہ پندرہ (۱۵) جلدوں میں شائع ہوئی ہے[2] لیکن جو نسخہ ہمارے پیشِ نظر ہے اس کی تیرہ (۱۳) جلدیں ہیں۔ بڑی تقطیع اور نہایت اچھی چھپائی ہے۔ یہ مطبع احمدی، لاہور میں چھپی ہے۔ پہلے صفحہ پر لکھا ہے:

> "از تالیف مجدد دین امام المفسرین حجۃ اللہ علی العالمین عالمِ ربانی مقبول بارگاہِ صمدانی نواب والاجاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خاں صاحبؒ بہادر ادخلہ اللہ فی دار الجنان المسمٰی بہ

---

[1] مقدمہ: ترجمان القرآن ص ۶ [2] ص ۲۵۱

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ترجمان القرآن بلطائف البیان"

تفسیر کلام الرحمن باہتمام شیخ احمد پسر شیخ محی الدین غفر اللہ لہما

تاجر کتب، بازار کشمیری و مالک مطبع احمدی لاہور صانہ اللہ تعالیٰ

عن شرور الدنیا و آفات یوم الدین۔

"در مطبع احمدی واقع لاہور مطبوع گردید"

اللہ صحت و عافیت عطا فرمائے حضرت مولانا عبدالمجید مدظلہ العالی (حال وزیر آباد، جو حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ کے چھوٹے بھائی ہیں) کو، جن کی شفقت پدری اور علم پروری کے طفیل، نواب صاحبؒ کی تفسیر تک رسائی ہوئی۔ انھوں نے فیصل آباد کے کسی دوست سے ۲½ ہزار روپے میں خرید کر ہماری جھولی میں ڈال دی دل کی گہرائی سے دعا نکلتی ہے کہ اللہ حضرت مولانا عبدالمجید صاحب مدظلہ العالی کے علم و فضل، اہل و عیال، مال و دولت اور عمر میں برکت عطا فرمائے اور انہیں اپنے حفظ و امان میں رکھے تاکہ وہ اپنی آرزو کو اپنی آنکھوں سے دوبارہ نئی صورت میں جلوہ گر دیکھ سکیں۔ حقیقت میں انہی کی علمی تڑپ نے ہمیں رغبت دلائی کہ نواب صدیق حسن خاں صاحبؒ کے اس گراں مایہ علمی کارنامے کو گوشۂ گمنامی سے نکال کر ہر گھر کی زینت بنایا جائے۔ اور یہ تفسیر اردو دان طبقہ کیلیے سرمایۂ حیات بن جائے!

یہ حقیقت ہے "ترجمان القرآن" قرآن و سنت کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے۔ جب انسان اس کے مطالعہ میں محو ہو جاتا ہے تو اُسے وہی سرور نصیب ہوتا ہے جو ایک ماہر تیراک کو سمندر کے سینے پر اس وقت کشتی رانی سے میسر آتا ہے جب سمندر کی لہریں چودھویں رات کی کشش سے بھری ہوتی ہیں۔ مقامِ افسوس فقط یہ ہے کہ پاکستان میں اب تک اس دفینہ اور خزینہ کی طرف اہلِ علم کی نظریں کیوں نہ اٹھیں؟ محققین اور طالبانِ قرآن و سنت اس سے بے نیاز کیوں رہے؟ خصوصاً جماعتِ اہلِ حدیث کے احباب اور اربابِ اختیار کو یہ دولت مفت ثانی چاہیے تھی مگر:

ع اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نئی نئی کتابوں کی نسبت اگر اسلاف کے ایسے گرانمایہ اور قابلِ قدر کارناموں کو صرف لوگوں کے دروازوں تک پہنچانے کا سامان کر دیا جاتا تو پھر بھی احباب جماعت اپنے اس حق سے سبکدوش ہو سکتے تھے جو مسلکِ سلف کے اعتبار سے ان کے لیے وبالِ دوش تھا۔

"ترجمان القرآن" کے مقدمہ میں خود نواب صاحبؒ نے تفسیر لکھنے کا مقصد بیان کیا ہے۔ اُن کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ جب تک قرآنِ مجید کے معانی سمجھنے سمجھانے کی کوشش نہیں کی جائے گی قرآن سے ہمارا استفادہ نامکمل ہوگا۔ نواب صاحب رقمطراز ہیں:

"...... جو شخص معانی سمجھ لے گا تو قرآن پر عمل بھی کرے گا،
کیونکہ بے سمجھے معنی کے عمل نہیں ہو سکتا۔ بڑی شرم کی بات ہے
کہ سارا قرآن تو حفظ ہو نوکِ زبان پر، طوطے کی طرح رات دن
اس کو رٹتے، مگر معانی اس کو معلوم نہ ہوں۔" [۱]

قرآنِ مجید کتابِ عمل ہے، کتابِ ہدایت ہے۔ ہدایت اور عمل کا تعلق کسی چیز کے سوچ سمجھ کر پڑھنے سے ہے۔ نواب صاحبؒ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، ان کے فرزندِ ارجمند شاہ عبدالعزیزؒ اور اُن کے دوسرے لختِ جگر عبدالقادر و شاہ رفیع الدینؒ کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہیں جنہوں نے برِصغیر میں قرآن کے نور کو پھیلانے کیلئے فتح الرحمٰن (فارسی ترجمہ قرآنِ مجید) "تفسیر عزیزی" اور "موضح القرآن" کے ذریعے قرآن فہمی کا لوگوں کو شعور بخشا۔ مگر نواب صاحبؒ کا خیال ہے کہ اردو دان طبقہ کے لیے ایک تفصیلی تفسیر کی ضرورت تھی۔ جس کے لیے میرے احباب مجھ پر اکثر دباؤ ڈالتے رہتے تھے۔ قرآن و سنت کی اشاعت کے اسی جذبہ نے آخر کار ایک تحریک کی صورت اختیار کر لی اور نواب صاحبؒ نے رمضان المبارک ۱۳۰۲ھ کی ساعاتِ سعید میں کاغذ قلم سنبھالا، بس پھر کیا تھا علم و فضل کے سوتے پھوٹ نکلے، الفاظ موتیوں کی صورت نظم ہونے لگے۔ قرآن و سنت کی مئے صافی لنڈھانے کا اہتمام ہو رہا تھا۔ تشنگانِ راہِ حق کے لیے سلف صالحین کے پیمانوں میں شرابِ طہور کے جام انڈیلے جا رہے تھے۔ خود

[۱] مقدمہ ترجمان القرآن ص ۱۸

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نواب صاحبؒ لکھتے ہیں :-

اس تفسیر میں ترجمہ آیتوں کا مع فوائد کے "موضح القرآن" سے لیا ہے ، باقی مطالب تفسیر حافظ ابن کثیر، تفسیر فتح البیان، اور تفسیر قاضی محمد بن علی شوکانی (فتح القدیر) سے لے کر لکھے ہیں...... اس تفسیر سے یہ غرض ہے کہ عامہ اہل اسلام اپنی بولی میں اللہ کا کلام سمجھیں قرآن شریف کا مطلب بوجھ لیں۔ اس سبب سے جو باتیں علمی تھیں، جنکو عام لوگ نہیں سمجھ سکتے ہیں، جیسے مسئلے علم صرف و نحو، معانی، بیان قرأت وغیرہا کے، وہ اس تفسیر میں نہیں لکھے، فقط مقصود کتاب اللہ پر اکتفا کیا گیا۔ جو تفسیر قرآن شریف کی حدیث رسولؐ یا صحابہؓ یا تابعینؒ یا تبع تابعینؒ یا لغت عرب سے ثابت ہے۔ وہی اس تفسیر میں لکھی گئی ہے، کیونکہ جیسا مطلب اللہ کے کلام پاک کا، رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل قرون ثلاثہ مشہود لہا بالخیر سمجھتے تھے ویسا مطلب، کوئی عالم بیان نہیں کر سکتا۔"[1]

نواب صاحبؒ نے لکھا ہے قرآن مجید عربی زبان میں نازل ہوا۔ اس لیے اہل ہند کو اس کا سمجھنا محال تھا اس لیے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے "فتح الرحمن" کے نام سے سب سے پہلے فارسی زبان میں ترجمہ کیا۔ اس کے بعد شاہ عبدالقادرؒ نے اردو زبان میں ترجمہ کیا۔ جس طرح فارسی ترجمہ سے اہل علم نے فائدہ اٹھایا اس طرح اردو ترجمہ سے مسلم اہل ہند کو بڑا فائدہ ہوا۔ نواب صاحبؒ غرض وغایت کے بارے میں خود لکھتے ہیں :

"اس لیے مدت سے ایک جماعت اہل دین کی مجھ سے یہ بات کہہ رہی تھی کہ تم اردو زبان میں ایک تفسیر لکھ دو جو نہ بہت لمبی چوڑی ہو نہ مختصر بلکہ متوسط وسط ہو۔ قرآن پاک کا

[1] مقدمہ: ترجمان القرآن ص ۳۴

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطلب سمجھا دے، کم علموں کو ہدایت کا راستہ بتا دے، مجھ کو اتنی فرصت کہاں تھی کہ میں اس کام کا ارادہ کرتا۔ لیکن جب تقاضا زیادہ ہوا، تو چار و ناچار غرہ رمضان ۱۳۰۲ھ روز دوشنبہ سے میں نے لکھنا اس تفسیر کا شروع کیا۔ "موضح القرآن" کو اُس کے مؤلف نے ۱۲۰۵ھ میں لکھا تھا، جس کو تین کم سو برس ہوئے وہ ترجمہ تھا اب یہ تفسیر ہے۔ ترجمہ آیتوں کا مع فوائد "موضح القرآن" سے لیا ہے ...... عبارت "موضح القرآن" کو مطابق روزمرہ حال کے کر لیا ہے۔ اس لیے کہ تین کم سو برس کی مدت میں بعض محاورے اردو زبان کے بدل گئے ہیں۔ ....

بہر حال اس تفسیر کو اردو زبان میں بہت سہل اور آسان کر کے لکھا گیا ہے اس کا تاریخی نام "ترجمان القرآن بلطائف البیان" رکھا ہے۔[1]

اتفاق ملاحظہ ہو "موضح القرآن" نواب صاحب سے ستانوے ۹۷ سال قبل لکھی گئی۔ جس کی زبان انہیں سلیس بنانی پڑی۔ یہی معاملہ آج کے قاری کو نواب صاحبؒ کی تفسیر کے ساتھ درپیش ہے۔ نواب صاحبؒ کی تفسیر ۱۳۰۲ھ میں لکھی گئی۔ نواب صاحبؒ کی وفات کا سن ۱۳۰۷ھ ہے۔ آج ۱۴۰۸ھ کا سورج پوری آب و تاب سے چمک رہا ہے گویا نواب صاحبؒ کی وفات کے بعد پوری ایک صدی اس تفسیر پر بیت چکی ہے۔ اگر کتابت کے سن آغاز کو لیا جائے تو "ترجمان القرآن" پر ایک سو چھ ۱۰۶ سال پورے ہو چکے ہیں۔ مسئلہ آج پھر یہ درپیش ہے کہ نواب صاحبؒ نے جو زبان اپنے دور میں استعمال کی اُسے بھی سلیس بننے کی ضرورت ہے اس لیے کہ عام اردو دان طبقہ کیلئے اس کا پڑھنا محال ہے۔ پھر جو کتابت کے لیے رسم الخط اختیار کیا گیا ہے وہ بھی متروک ہو چکا ہے۔ ہم زبان اور رسم الخط کی صرف ایک مثال پیش کریں گے۔ تاکہ قارئین کو اندازہ ہو سکے کہ کیسی مشکل زبان، گنجلک ترکیبیں، پیچیدہ بندشیں اور محاورات استعمال کئے گئے ہیں۔ جو اگرچہ نواب صاحبؒ کے الفاظ میں "بہر حال اس تفسیر کو اردو زبان میں سہل اور آسان کر کے لکھا گیا ہے" اس دور کی سلیس زبان ہی ہو گی۔ مثال ملاحظہ ہو:

---

[1] مقدمۃ ترجمان القرآن ص ۲،۳

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"انسان کا حال بدء الخلق سے موت تک کیفیت موت و قبض روح کے ذکر کیا ہے۔ پھر یہ بیان کیا ہے کہ بعد عودِ روح کے طرف آسمان کے کیا ہوتا ہے۔ مومنین کے لیے فتحِ باب، کرتے ہیں اور کفار کو اوپر سے نیچے گرا دیتے ہیں۔ عذابِ قبر، سوالِ قبر، مقرِّ ارواح، اشراطِ ساعت بڑے کا الگ ذکر ہے۔ یہ دس علامتیں ہیں۔ نزولِ عیسے، خروجِ دجال، ظہورِ یاجوج و ماجوج، سیرِ دابۃ الارض، دخان، رفعِ قرآن، طلوعِ شمس از مغرب، بند ہونا دروازہ توبہ کا۔ ہونا خسف کا احوالِ بعث جیسے نفخِ صور واسطے فزع وصعق کے، دوسرا نفخ واسطے بعث وحشر و نشر کے۔ اہوال موقف کا، شدتِ حرارتِ آفتاب کی، سایہ عرش کا، صراط، میزان، حوض، حساب، ایک قوم کا بے حساب ہونا، دوسری قوم کا معذب ہونا، گواہی اعضاء کی، دینا کتاب دائیں یا بائیں ہاتھ میں یا پسِ پشت سے، ذکرِ شفاعت وجنت کا اور جو کچھ جنت میں ہوگا جیسے ابوابِ ہشت گانہ، انہار و اشجار زیور، ظروف، درجات، رویتِ الٰہی، ذکر نار کا اور جو کچھ نار میں ہے۔ انواع ادویۃ وعقاب و اقسامِ عذاب جیسے زقوم و حمیم و غسلین وغیر ذلک ان سب کا حال اگر بطریق بسط لکھا جاوے تو کئی مجلد میں آوے۔"[1]

اقتباس میں کہیں تو مہ نہیں، کوئی فل ٹاپ نہیں، فقرے کا تسلسل کہاں ٹوٹتا ہے، کہاں سے دوسرا فقرہ شروع ہوتا ہے۔ نئے پیرے کا آغاز کہاں سے ہوتا ہے، کوئی سرخی، کوئی عنوان، ساری کتاب میں نہیں۔ اوپر والے اقتباس میں تومے، زیر زبر ہم نے خود لگاتے ہیں کہ قارئین مفہوم تو سمجھ لیں۔ جہاں خط کشیدہ الفاظ ہیں۔ یہ اس رسم الخط کو نمایاں کرتے ہیں "پھر" کو "پہر" لکھا گیا ہے "کبریٰ" کو "کبرے" اس کو

---

[1] مقدمہ ص۱

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اوس" "انھوں" کو "اونھوں" "چھوڑ" کو "چھوڑ" "اکھیڑ" کو "اکھیڑ" اور پھینک دے" کو "پھینکدے" لکھا گیا ہے۔ ادبی نقطۂ نظر سے، عربی معانی و مفہوم کے اعتبار سے عبارت بڑی زوردار، باوجود اتنی زبان پرانی ہونے کے پھر بھی زبان کا اپنا ایک حسن ہے۔ بہت سے جملے آج کی بالکل تازہ، سادہ اور فصیح و بلیغ زبان کی جابجا نمائندگی کرتے ہیں۔

تفسیر کے جستہ جستہ مقامات دیکھنے کے بعد اندازہ ہوتا ہے کہ ہم بڑی مدت اس گراں مایہ دولت سے محروم رہے۔ صبح کا بھولا اگر شام کو گھر آجائے تو اُسے بھولا نہیں کہتے۔ اگر برصغیر میں یہ تفسیر بار پا جاتی تو اردو دان طبقہ کو آج ابن کثیر، فتح القدیر اور فتح البیان وغیرہ تفاسیر کے اردو ترجمے کی ضرورت محسوس نہ ہوتی۔ تفسیر بالقرآن، تفسیر بالحدیث کے ساتھ ساتھ نواب صاحب نے آثار صحابہؓ تابعینؒ اور تبع تابعینؒ کے اقوال سے تفسیر کو مزین کیا ہے۔ فقہی مسائل بھی زیر بحث لائے ہیں۔

مختلف فقہاء کا نقطۂ نظر بیان کرنے کے بعد اپنی ترجیحی رائے بھی دی ہے۔ احادیث کے صحیح و سقیم کا حال بھی دیا ہے۔ اکثر و بیشتر احادیث کی تخریج کتب احادیث کے لحاظ سے نقل کی ہے۔ مستند تاریخی واقعات قلمبند کیے ہیں۔ اصلی مآخذ سے رجوع کرتے ہوئے یہ بھی ضبط کیا ہے سچ کتنا ہے، جھوٹ کتنا ہے، مبالغہ اور دروغ گوئی کا کتنا عنصر ہے۔ سورۂ فاتحہ میں "اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ" کی تفسیر میں "استعانۃ بغیر اللہ" پر بحث کرتے ہوئے واقعہ نقل کیا ہے کہ جب والی دمشق تاتاریوں کے خلاف جہاد میں مصروف تھا تو اس نے "یا خالد بن ولید" کہا۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ خود شریک جہاد تھے۔ انھوں نے فرمایا تو یہ کیا کہتا ہے" یوں کہہ: يَا مَالِكَ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ" اس نے فتح بخشی۔ یہ برکت اس کو کلمۂ توحید عبادت، تفرید استعانت سے نصیب ہوئی۔ [1]

غرض قرآن مجید کی ایک بےمثال اور نادر تفسیر تادم تحریر نظروں سے اوجھل رہی سلف صالحین کے مسلک پر اس سے بہتر اردو تفسیر ڈھونڈنا ناممکن ہے۔

"وَمَا تَوْفِيْقُنَا اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ"

[1] ترجمان القرآن ص ۲۹

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ